

مولانا عبدالمالک

دوٹ دینا بھی گواہی ہے۔ اہل لوگوں کو دوٹ دینا سچی گواہی دینا ہے، نا اہلوں کو دوٹ دینا جھوٹی گواہی ہے۔ دوٹ نہ دینا بھی جھوٹی گواہی کے حکم میں ہے۔ ایک دواڑ اپنی گواہی اور دونوں میں اضافہ بھی کر سکتا ہے۔ وہ جتنے لوگوں کو دوٹ کے صحیح استعمال کے لیے لائے گا اس کے کھاتے میں اتنے ہی لوگوں کے دوٹ کی نیکی لکھ دی جائے گی۔ ۱۰۰۰، ۲۰۰، ۱۰۰ جتنے لوگ اس کی آواز پر دوٹ دیں گے ان کے اجر میں وہ شریک ہوگا، بغیر اس کے کہ کسی دواڑ کے اجر میں کسی قسم کی کمی واقع ہو۔ ہے کوئی جو اس ثواب کے لیے آگے بڑھے، جدوجہد کرے، اور اسلامی انقلاب کی راہ ہموار کرے۔ وَفَىٰ ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ (المطففين ۲۶:۸۳) ”جو لوگ دوسروں پر بازی لے جانا چاہتے ہیں وہ اس چیز کو حاصل کرنے میں بازی لے جانے کی کوشش کریں۔“



حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل بیت کے لیے دعا کی تو حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ اور گھرانے کے دوسرے افراد کا ذکر کیا۔ حضرت ثوبانؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں بھی آپؐ کے گھرانے میں شامل ہوں (یعنی مجھے بھی اس سعادت سے نوازا جائے کہ آپؐ کے گھرانے میں شامل ہو جاؤں)۔ آپؐ نے فرمایا: ہاں! بشرطیکہ کسی بادشاہ کے دروازے پر کھڑے نہ ہو جاؤ اور کسی امیر کے پاس سائل بن کر نہ جاؤ۔ (طبرانی)

غور فرمائیے کہ آپؐ نے اہل بیت میں شامل کرنے کو کون باتوں سے مشروط کیا ہے۔ ہم کو اللہ کے رسولؐ سے محبت کے کتنے دعوے ہیں اور کون اہل بیت میں شامل ہونا اور اللہ کے رسولؐ کی دعا کا حق دار ہونا نہ جائے گا لیکن اہل اقتدار

کے دروازوں کے آگے کھڑے رہنے اور اہل مال کے پاس سائل بن کر جانے سے بچنے والے کہتے ہیں۔



حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ روزانہ جب لوگ صبح کرتے ہیں تو دو فرشتے بھی آسمان سے اترتے ہیں۔ وہ اللہ سے دعا کرتے ہیں۔ ایک دعا کرتا ہے کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کا بدل عطا فرما۔ اور دوسرا دعا کرتا ہے کہ اے اللہ! روک کر رکھنے والے کے مال کو تلف فرما۔ (متفق علیہ)

جسے فرشتے دعائیں دیں اس کی خوش قسمتی کا کیا کہنا اور جس کے لیے فرشتے بد دعائیں کریں اس کی بد بختی کا کیا ٹھکانا! خرچ کرنے والا صرف خرچ نہیں کرتا بلکہ کمائی کرتا ہے اور نعم البدل پاتا ہے اور بخل کرنے والا اپنی بخت نہیں کرتا بلکہ اپنے مال کو تباہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ ۚ (سبا ۳۹:۳۳) ”جو کچھ تم خرچ کر دیتے ہو اُس کی جگہ وہی تم کو اور دیتا ہے۔“



حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ جو شخص پہلی صف کو اس نیت سے چھوڑتا ہے کہ لوگوں کو ایذا نہ دے اللہ تعالیٰ اس کے اجر کو بڑھا دیتے ہیں اور اسے پہلی صف کا اجر عطا کرتے ہیں۔ (طبرانی)

اللہ کی بندگی میں آگے ہونے پہلی صف میں کھڑا ہونے کی بڑی فضیلت ہے، لیکن دوسروں کو تکلیف پہنچا کر نہیں۔ اگر کہیں تیز رفتاری سے آگے بڑھنا دوسرے کے لیے تکلیف کا باعث ہو تو آدمی کو چاہیے کہ رفتار کم کر دے آگے بڑھنے کے بجائے پیچھے رک جائے اللہ کے ہاں اس کا شمار اگلی صف میں ہو جائے گا اسے پہلی صف کا ثواب ملے گا۔ عبادت اور عبادت گزار دوسروں کی ایذا کا نہیں بلکہ ان کی راحت کا سبب بنتے ہیں۔



حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نماز میں بندے کی طرف متوجہ رہتا ہے جب تک بندہ اس کی طرف متوجہ رہے۔ جب بندہ اپنے چہرے کو ادھر ادھر پھیر دیتا ہے تو وہ بھی اس سے رخ دوسری طرف پھیر لیتا ہے۔ (ابوداؤد، نسائی)

رب العالمین کے ہاں حاضری اور اس سے ملاقات کتنی آسان ہے۔ ملاقات کا خواہش مند جس وقت چاہے ملاقات کر سکتا ہے۔ بندے اور رب کے درمیان کوئی واسطہ بھی نہیں کہ اس کے ذریعے ملاقات کی جائے۔ بندے اور رب کے درمیان کوئی بھی حائل نہیں ہے۔ یہ بندے کی اپنی چاہت کی بات ہے اس کے اپنے ذوق و شوق اور جذبے پر منحصر ہے کہ وہ کس وقت کتنی دیر اور کیسی ملاقات چاہتا ہے۔ جیسی ملاقات چاہے گا ویسی ملاقات ہو جائے گی۔ توجہ ہٹائے گا تو رب بھی توجہ ہٹالے گا۔

نماز رب تعالیٰ کی ملاقات اور اس سے مناجات ہے۔ نماز میں اللہ تعالیٰ بندے کے سامنے ہوتا ہے اور بندے کی

طرف متوجہ ہوتا ہے۔ بادشاہوں سے ملاقات کے لیے کتنے جنن کرنے پڑتے ہیں پھر بھی وہ چند لوگ ہی ہوتے ہیں جنہیں شرف باریابی ملتا ہے۔ لیکن اللہ رب العالمین کی ملاقات کتنی آسان ہے۔ پانچ وقت اس کی طرف سے اس کے لیے بلاوا آتا ہے اور اس کے علاوہ بھی کسی بھی لمحے ملاقات کی جاسکتی ہے۔

آئیے رب سے ملاقات کے جذبے اور شوق کو بیدار کریں اور نماز میں ایسا رویہ اختیار نہ کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے رخ پھیر لے۔ بلا استثنا ہر ایک کی ملاقات کے لیے راستہ کھلا ہے۔



حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب آدمی گھر میں داخل ہو داخل ہوتے وقت اور کھانے کے وقت اللہ کو یاد کرے تو شیطان اپنے آپ سے کہتا ہے کہ اس گھر میں میرے لیے کھانے اور رات گزارنے کی جگہ نہیں ہے۔ اور جب کوئی آدمی گھر میں داخل ہو اور داخل ہوتے وقت اور کھانے پر اللہ کو یاد نہ کرے تو شیطان کہتا ہے: تجھے کھانے اور رات گزارنے کی جگہ مل گئی۔ (مسلم)

گھروں کی حفاظت اور کھانے میں برکت کی فکر کے نہیں؟ کتنا آسان نسخہ ہے۔ اللہ کی یاد گھر کی حفاظت اور برکت ہے۔ اللہ فرماتے ہیں: فَاذْكُرُونِيْ اَذْكُرْكُمْ (البقرہ ۱۵۲) ”تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا“۔ اللہ جب بندے کو یاد کرتا ہے تو پھر وہ شیطان کو اس کے قریب نہیں آنے دیتا۔ اسے اللہ کی طرف سے حفاظتی حصار میسر آ جاتا ہے۔ شیطان شیطانی کام برائیاں اس گھر سے دُور اس کا گھرانہ سے دُور۔ اللہ کی یاد کا کتنا آسان نسخہ ہے کہ روزمرہ کی دعاؤں کو اپنا معمول بنالیا جائے۔



حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اس آدمی کا حال جو برائیوں کا ارتکاب کرتا ہے پھر نیکیاں کرتا ہے اس آدمی کی مانند ہے جس کے جسم پر تنگ زرہ نے اس کو دبا رکھا ہو۔ وہ ایک نیکی کرتا ہے تو اس سے اس کی زرہ کا ایک کڑا کھل جاتا ہے پھر دوسری نیکی کرتا ہے تو اس سے دوسرا کڑا کھل جاتا ہے یہاں تک کہ وہ زمین پر گر جاتی ہے اور وہ آزاد ہو جاتا ہے (مسند احمد، بحوالہ جوامع العلوم والحکم)

گناہ انسان کے جسم و جان اور دل و دماغ کے لیے جگڑ بندوق تھخن اور پریشانی ہے۔ اگر کوئی شخص دینی دباؤ جسمانی کھچاؤ اور پریشانی میں ہے بے اطمینانی کا شکار ہے تو اس بیماری کا ایک سبب برائیوں کی زرہ کی جگڑ بندوق ہے۔ وہ اپنا جائزہ خود لے کر معلوم کر سکتا ہے کہ اس کی بیماری کا سبب کیا ہے۔ وہ خوب جانتا ہے کہ اس کے اعمال کیسے ہیں۔ اگر وہ برائیوں میں مبتلا ہے تو توبہ کرنے، نیکیوں کی طرف رخ کرے، صحت مند ہونا شروع ہو جائے گا۔ وہ نیکیاں کرتا

جائے گا اور گناہوں کی جگہ بندی ختم ہوتی جائے گی۔ بلاشبہ نیکیاں برائی کو دور کرتی ہیں! اِنَّ الْخَسَنَاتِ يَنْذِهِنَّ السَّيِّئَاتِ ط (ہود ۱۱۳:۱۱۴) اس حقیقت کو اس حدیث نے مثال کے ذریعے کھول کر بیان کر دیا ہے۔



حضرت ابوسعید خدریؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی اپنی گھر والی کورات کے وقت بیدار کرے پھر دونوں دو رکعت نماز پڑھ لیں تو وہ ذاکرین اور ذاکرات میں لکھ دیے جاتے ہیں۔ (جامع الاصول، حدیث نمبر ۴۱۷۷، بحوالہ ابوداؤد)

دو رکعت نماز پڑھنا کوئی بہت مشکل کام نہیں ہے۔ میاں بیوی دونوں رات کو اٹھ کر دو رکعت پڑھنے کو معمول بنالیں تو اس کی برکت سے ان کا شمار ذاکرین میں ہو جائے گا۔ انھیں ذکر کی عادت پڑ جائے گی۔ تھوڑی نیکی زیادہ نیکی کا سبب بنتی ہے۔ دو رکعتوں کو حقیر نہ سمجھیں۔ آدمی اسے اپنا معمول بنالے تو وہ تھوڑی رہتی بلکہ زیادہ ہو جاتی ہے۔ پھر وہ نیکی آدمی کی گھنٹی میں پڑ جاتی ہے انسان ترقی کی منازل طے کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ بلند ترین منزل تک پہنچ جاتا ہے۔ ذاکرین اور ذاکرات میں شامل ہونا بندگی کی معراج ہے۔

دو رکعت نماز ایک یاد رکوع عبادت و مطالعہ ایک دو احادیث دو تین مسائل میں تھوڑا وقت صرف کر کے مینے میں کتنی عبادت اور کتنا علم حاصل کیا جاسکتا ہے۔ محلے کے ایک دو آدمیوں سے ملاقاتیں ان کو اللہ کی بندگی کی طرف متوجہ کرنا معمولی کام ہے لیکن سال کے ۳۶۵ دن کام ہو تو مضبوط جماعت بن سکتی ہے۔ دو تین سال میں پورا محملہ اور ساری آبادی دین کے رنگ میں رنگی جاسکتی ہے۔ اسی واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خیر العمل مادیم علیہ وان قل ”بہترین عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہو“۔



حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: جب مردے کو چار پائی پر رکھ دیا جاتا ہے اور لوگ اسے اپنی گردنوں پر اٹھا لیتے ہیں تو اگر وہ نیک ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے مجھے آگے لے جاؤ اور اگر بدکار ہوتا ہے تو اپنے رشتہ داروں سے کہتا ہے کہ ہائے میری ہلاکت مجھے کدھر لے جا رہے ہو۔ اس کی آواز کو ہر چیز سنتی ہے سوائے انسان کے۔ اگر انسان سن لیں تو بے ہوش ہو جائیں۔ (بخاری)

آج موقع ہے انسان اپنے آپ کو جس گروہ میں شامل کرنا چاہے کر سکتا ہے۔ کل جب اس کا جنازہ دوسروں کے کندھوں پر ہوگا اس وقت کی چیخ و پکار کام نہ دے گی۔ کل کی خوشی کا سامان آج کی نیکی اور نیک لوگوں کی صف میں شمولیت ہے۔ اس کے لیے مال و دولت، عہدہ و منصب، عیش و عشرت کی نہیں اللہ کی فرماں برداری اور اس کی مرضیات کی تعمیل کی ضرورت ہے۔ آج جو اللہ کی مرضی پر چلے گا، کل اللہ تعالیٰ اسے راضی کر دے گا۔ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ وَرَضُوا عَنْہُ ط (البیہ ۹۸:۸) ”اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے“۔